© rasailojaraid.com

اصلاح معاشرہ میں علماء کرام کی ذمہ داریاں

رپورٹ: اسلامی نظریاتی کونسل

معاشرے میں رائے عامہ کی تشکیل اور رجحانات کا رخ متعین کرنے کے سلسلے میں دینی رہنماؤں اور علماء کرام کے کردار کے بارے میں دو رائیں نہیں ہوسکتیں کیونکہ مسلم امہ میں وراثت انبیاء کے حامل ہونے کی حیثیت میں اور خاص وعام میں یکساں شمولیت اور مسند ارشاد سے وابستگی کی بناء پر ان کا احترام بھی کیا جاتا ہے اور کافی حد تک ان کی پیروی اور تقلید بھی کی جاتی ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں امت مسلمہ کے سیاسی زوال کی وجہ سے اس شعبہ میں آنے والے حضرات میں بوجوہ کچھ کمزوریاں بھی آ گئی ہیں اور کچھ اغیار کی طرف سے مسلم امہ میں پھوٹ ڈالنے کے لئے بعض غیر ذمہ دار حضرات نے فرقہ واریت میں پناہ لے لی۔ جس کی وجہ سے اختلافی مسائل پر زیادہ توجہ دی جانی لگی ہے۔ اگرچہ اسلام نے نہ اختلاف رائے پر پابندی لگائی ہے اور نہ اس کو دبانے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ ایک حدیث کے مطابق تو اختلاف امت کو رحمت قرار دیا گیا ہے لیکن یہ اختلاف اسلام کے بنیادی اصولوں کی پیروی اور تعمیل کے سلسلے میں صرف طریقہ کار کی حیثیت رکھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے اجتہادی مسائل میں اختلاف رائے کو ناپسند نہیں فرمایا۔ لیکن یہ اختلاف رائے وحدت ملی کے فروغ کے لئے ہو تو یقیناً باعث رحمت ہے ورنہ یہ امت میں نفاق اور انتشار کا باعث ہوسکتا ہے۔ اس غرض کے لئے ہم مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کرتے ہیں:۔

(۱) علماء کرام کے تمام مسلمہ مکاتب فکر کے ممتاز اور جید علماء پر مشتمل ایک مستقل اتحاد بین المسلمین کمیٹی تشکیل دی جائے جو وقتاً فوقتاً مختلف مکاتب فکر میں ہونے والے اختلافات کو کم کرائے۔

(۲) ہر شخص کو اپنی رائے کے اظہار کے لئے مثبت کوشش کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ لیکن ملک کے دینی قائدین اور رہنماؤں پر علانیہ تنقید اور دوسروں کے مذہبی خیالات پر بلاوجہ تنقید یا لعن طعن یا تبرا بازی کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

(۳) اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ اختیار کریں اور اپنے پیروکاروں پر یہ واضح کردیں کہ اختلاف اللہ اور اللہ کے رسول کی راہ پر چلنے اور تعمیل کے سلسلے میں مسابقت اور تعمیل کے لئے ہونا چاہئے۔

☆ بہ شیریں زبانی ولطف وخوشی .... توانی کہ پیلی بہ موئی کشی ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوسروں کی دل آزاری، ان میں کیڑے نکالنے یا عوام میں نفرت پیدا کرنے کیلئے نہیں ہونا چاہئے۔

(۴) ایمان واخلاق کے بارے میں اسلامی تعلیمات کو عام کرنے ؑکے علاوہ اس بات پر زور دیں کہ بحیثیت ایک مکمل ضابطہ حیات کے اسلام میں حقوق العباد کا بھی اسی طرح خیال رکھا جائے جس طرح حقوق اللہ کا۔

(۵) شہداء (اللہ کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے) اعلیٰ مرتبت انسانوں کے تمام گناہ معاف کرنے کے وعدوں کے باوجود نبی کریم ﷺ نے اس بات پر بار بار زور دیا کہ شہیدوں کے بھی حقوق العباد (کے گناہ) کبھی معاف نہیں ہوں گے

(عن عمرو بن العباس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال! القتل فی سبیل اللّٰہ یکفر کل شئی الا الدین)

(مسلم بحوالہ مشکوۃ کتاب الجہاد جلد ۲ صفحہ ۲۱۳)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ اللہ کے راستے میں شہید ہوجانا ہر چیز کے لئے کفارہ بن جاتی ہے سوائے قرض کے''۔

(۶) اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں ہر موقع پر اس بات کا ہمیشہ خیال رکھا کہ لوگوں کی مشکلات حل کی جائیں معاشرے میں کوئی ایسے اعمال اختیار نہ کئے جائیں جس سے کسی دوسرے انسان کو گزند پہنچے یا اس کی دل آزاری ہو، دوسروں کی اگر بھلائی ہوسکتی ہے تو کرو کسی کے ذاتی معاملات میں عیب جوئی/ جاسوسی اور مداخلت نہ کرو۔

(۷) پھر ارشاد فرمایا کہ معاشرے میں ہر نیکی کا کام صدقہ کے درجہ میں آتا ہے۔ اگر تم اپنے مسلمان بھائی کی بھلائی نہیں کرسکتے تو کم از کم اس سے خندہ پیشانی سے ہی پیش آ ؤ تو یہ بھی مسلمان کے لئے صدقہ ہے

(عن ابی ذر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلیق)

(رواہ مسلم بحوالہ مشکواۃ باب فضل الصدقہ ۲۴۹ مطبوعہ ادارہ احیاء السنہ جلد ۲)

''حضرت ابوذرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملے'' کیونکہ اس سے باہمی بھائی چارہ، رواداری اور محبت

☆ بہ گفتار شیریں جہاندیدہ مرد...... ☆...... کند آنچہ نتوان بہ شمشیر کرد ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیگانگت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔اس کو امام مسلم نے روایت کیا......

(۸) عوامی خدمات کے اداروں (Public Utilities) کا مقصد ہی قومی فلاح اور شہریوں کو زندگی میں آرام و آسائش اور شہری سہولتیں بہم پہنچانا ہوتا ہے۔لیکن ہمارے ملک کے یہ ادارے اور ان کے کارکنان اپنے اس کردار کو بطریق احسن انجام نہیں دے رہے وہ خود کو قوم کا خادم سمجھنے کے بجائے قوم کو اپنا خادم سمجھتے ہیں لہٰذا عوام الناس اپنی مجبوریوں کی وجہ سے ان کے ہاتھوں سخت پریشان ہوتے ہیں۔عوام کی ان شکایات کو دور کرنے کی خاطر کونسل یہ تجویز کرتی ہے کہ ان امور کی انجام دہی کے لئے رائے عامہ کو ہموار کیا جائے۔ایک صحت مند رائے عامہ کی تشکیل کے لئے سائنسی بنیادوں پر ایک ادارہ کی تشکیل ضروری ہے جو قومی تعمیر نو اسلامی خطوط پر رائے عامہ کی تشکیل کا کام مستقل طور پر کرتا رہے۔اس کام کے لئے علمائے کرام کو خود بھی آگے بڑھ کر قائدانہ کردار ادا کرنا چاہئے اور حکومت کو بھی چاہئے کہ اس میدان میں ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائے۔

۹۔ علماء کرام کو چاہئے کہ خواتین کی دینی تعلیم پر بنیادی توجہ مرکوز کریں۔معاشرے میں خواتین کی حیثیت اور عمل دخل سے کسی کو انکار نہیں۔انسان کی پہلی درس گاہ اس کی ماں کی گود ہوتی ہے۔اگر مائیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات سے شناسا ہوں تو بچے کو پہلا لفظ ہی اللہ اور رسول ﷺ کے اسمائے گرامی سے سکھلائیں گی۔ ہمارے ارباب محراب و منبر اور ارباب دانش کی ذمہ داری ہے کہ خواتین کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کیلئے خصوصی توجہ دیں۔نبی کریم ﷺ نے صحابیات کو وعظ و نصیحت اور تعلیم و تربیت کے لئے خصوصی اوقات مقرر کر دیئے تھے۔اگر عورتیں اسلامی تعلیمات پر کاربند ہو جائیں تو نہ صرف گھر اور خاندان بلکہ پورا معاشرہ اللہ اور اس کے رسول کا تابعدار ہو جائے۔خود نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت حفصہؓ حضرت ام سلمہؓ حضرت فاطمہ الزہرہؓ حضرت ام حبیبہؓ اور دیگر صحابیاتؓ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی۔تابعین اور تبع تابعین اور بعد کے ادوار میں بھی مسلمان معاشرہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ اور دیگر صحابیاتؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خواتین کی دینی تعلیم کے لئے خصوصی حلقے قائم کئے گئے تھے۔مساجد اور تعلیم کے اداروں میں خواتین کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا جائے حجاب شرعی کے احکام کی پابندی کے ساتھ پنجگانہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے لئے ان کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

رائیت الناس قد مالوا الی من عنده مال ☆ ومن لا عنده مال عنه الناس قد مالوا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۰۔ خدمت خلق میں شرکت: اسلام ایک عالمگیر عملی اور فلاحی دین (ضابطہ حیات) ہے جس میں رنگ، نسل، جنس، خطہ کی قید کے بغیر نسل انسانی کی بقاء، ترقی فلاح و بہبود اور، بھلائی کے لئے جامع اور مکمل احکام دیئے گئے ہیں۔ اور دین و دنیا، روح و جسم دونوں کے لئے یکساں ترقی کا خیال کیا جاتا ہے۔ اس دین میں ہر قسم کے امتیازات سے قطع نظر پوری انسانیت یعنی مخلوق خدا کی بھلائی اور بہتری نیز خدمت خلق پر اتنی ہی توجہ دی گئی ہے جتنی روحانی اور اخروی معاملات پر۔ علماء کرام، اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے حتی الوسع معاشرتی فلاح و بہبود کے کاموں میں یقیناً حصہ لیتے ہیں لیکن پھر بھی موجودہ حالات میں یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ بعض لوگ خدمت خلق اور عبادات کو دو بالکل الگ الگ شعبوں میں شمار کرتے ہیں جس کی وجہ سے خدمت خلق کو بالکل ہی کمتر سمجھتے ہوئے عامتہ الناس کی بھلائی، اور فلاح و بہبود کے کاموں میں زیادہ جوش و خروش سے حصہ نہیں لیتے اس طرح ایسے کاموں میں ان میں اور عوام میں مغائرت بڑھتی جا رہی ہے کونسل اس امر کی اہمیت محسوس کرتے ہوئے زور دیتی ہے کہ علماء کرام جہاں اصلاح معاشرہ کے سلسلے میں دیگر روحانی، ایمانی تعلیمات پر زور دیتے ہیں۔ وہاں خدمت خلق کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر بھی زور دیں اس کی طرف بھی لوگوں کو متوجہ کریں۔ اس وقت مغربی معاشرہ اپنے وسائل کی بنیاد پر جو ترقی کی منزلیں طے کر چکا ہے اس کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں کے ارباب اقتدار اور ارباب مذہب نے خدمت خلق کے کام کو بڑی اہمیت دی ہے۔ عیسائی مشنریوں کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ انہوں نے جس وسیع پیمانہ پر خدمت خلق کا کام کر کے مسیحیت کی تبلیغ کے کام کو آگے بڑھایا ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ ہم علمائے کرام اور بالخصوص ائمہ مساجد سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ فلاح عامہ کے کاموں میں باقاعدہ شرکت کو اپنی مصروفیات میں جگہ دیں۔ علماء کرام فلاح عامہ کے کاموں میں حصہ لینا۔ سڑکوں، ہسپتالوں، سکولوں حتیٰ کہ کھیلوں کے میدانوں اور دوسری صحت مندانہ سرگرمیوں اور معاملات میں حصہ لینے کی حوصلہ افزائی کریں جس کی وجہ سے سوشل ویلفیئر کا کام صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں رہ جائے گی بلکہ سماجی رضا کارانہ تنظیمیں اور کارکن بھی اپنے طور پر ایسے امور کو عبادت سمجھ کر بجالائیں گے۔ اس طرح معاشرے میں بہت سی ایسی سہولتیں بھی میسر آ جائیں گی جو اب ناپید ہیں اور معاشرہ میں خوشحالی اور خیر سگالی عام ہو گی۔

۱۱۔ عوامی سہولتوں سے متعلق کارکنوں پر علماء کرام کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ ان کو اس امر کی تربیت اس

☆ مگس جایی نخواهد رفت بجز دکان حلوایی ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرح دی جائے کہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی عبادت کے طور پر کریں علماء کرام کو بھی چاہئے کہ ہو سکے تو اپنے روزہ مرہ دینی فرائض کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کے کام میں کوتاہی نہ کریں اور کسی کی نشاندہی یا درخواست کا انتظار کئے بغیر عامتہ الناس کی مشکلاتِ کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ علماء کرام کو عامتہ الناس کی سطح پر جو مرجعیت اور مرکزیت حاصل ہوگی وہ اصلاح معاشرہ اورلوگوں کی دینی تربیت کا ذریعہ بنے گی۔

۱۲۔ علماء کرام دینی اور روحانی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں وقیع خدمات انجام دیتے ہیں۔ لیکن سوء اتفاق سے ان کی تقریروں میں زیادہ زور نظریاتی عقائد اور مسلکی معاملات پر ہوتا ہے اور عام روزمرہ زندگی جن کو معاملات بیع وشراء کا نام دیا جاتا ہے پر توجہ کم دیتے ہیں بدقسمتی سے ان معاملات کولوگوں نے دنیوی امور قرار دے دیا ہے حالانکہ قرآن اور سنت میں کم تولنے ملاوٹ کرنے، اچھا کہہ کے برا مال بیچنے، چور بازاری، ذخیرہ اندوزی وغیرہ کے بارے میں تفصیلی تعلیمات آئی ہیں اس لئے کونسل اس پر زور دیتی ہے کہ ہمارے ارباب محراب ومنبر، اپنی تقریروں میں نظریاتی مسائل کے علاوہ ان معاملوں پر احادیث نبوی اور ارشادات قرآنی بھی اپنی تقریروں میں بتایا کریں۔ تاکہ لوگوں کو اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ ہوکر عمل پیرا ہونے کی توفیق حاصل ہو۔ (سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل ۱۹۹۳ء)

العذب الزلال فی مباحث رؤیۃ الھلال

☆☆☆

رؤیت ہلال کے موضوع پر مراکشی عالم جناب عبدالوہاب بن عبدالرزاق کی کتاب العذب الزلال فی مباحث رؤیۃ الھلال کا اردو ترجمہ شائع ہوگیا......

ایک ہزار صفحہ کی یہ کتاب دو جلدوں میں دستیاب ہے......

ناشر

شیخ زاید اسلامک سینٹر، جامعہ کراچی

☆ این دغل دوستان کہ می بینی مگسانند گرد شیرینی ☆

© rasailojaraid.com